انسانی حقوق اور قادیانی جماعت

پروفیسر منوّر احمد ملک

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اس فیصلے سے قبل قادیانی جماعت کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا' کئی دن تک قادیانی جماعت نے تفصیل سے زبانی اور تحریری طور پر اپنا مؤقف پیش کیا اس کے بعد قومی اسمبلی کے ممبران نے فیصلہ کیا۔ 1984ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے اس فیصلہ کی روشنی میں اس کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نیا آرڈیننس جاری کر دیا جس میں قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے' اپنی عبادت کے لیے مسلمانوں کی طرح اذان دینے' اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے' مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں کو صحابی کہنے' مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کو امیر المومنین کہنے اور مرزا قادیانی کی ازواج کو اُم المومنین کہنے سے روک دیا گیا۔

1974ء سے مسلسل اور 1984ء سے خصوصی طور پر قادیانی جماعت نے باضابطہ طور پر دنیا میں دہائی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس میں دنیا کو یہ باور کروانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق کے حوالے سے سخت قسم کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں' قادیانیوں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے اور کسی قسم کا انصاف قادیانیوں کو میسر نہیں اس پروپیگنڈہ سے قادیانی جوق در جوق یورپ میں داخل ہو رہے ہیں مگر داخل ہونے کے آداب سے عاری ہیں۔ یعنی جعلی کاغذات کی بناء پر داخل ہونا پھر جعلی کاغذات تیار کر کے اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنا اور پھر پناہ حاصل کرنا قادیانیوں نے مشغلہ بنا رکھا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یورپ کا قادیان پر اعتماد اُٹھ گیا ہے اب انہوں نے دھڑا دھڑ کیس مسترد کرنے شروع کر دیئے ہیں اس سے پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔ 98 فیصد قادیانیوں کے کیس جھوٹے اور جعلی کاغذات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ قادیانی تو ترستے ہیں کہ ان پر ظلم ہو اور وہ اس کا ثبوت دنیا کو دکھا سکیں مگر ظلم کی عدم دستیابی پر وہ پیسے دے دلا کر جعلی ایف آئی آر درج کروا کر اس کی نقل حاصل کر کے گزارا کرتے

ہیں۔اس لحاظ سے برملا قادیانی مظلوم ہیں کہ ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے مقدور بھر ظلم بھی دستیاب نہیں۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ قادیانی جو دنیا میں اپنے مظلوم ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں' خود کتنے منصف مزاج' نرم دل' صلح جو اور انسانی حقوق کا تحفظ یا خیال کرنے والے ہیں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر اتنا کچھ لکھا جاسکتا ہے کہ لکھاری لکھتے لکھتے تھک جائے اور قاری پڑھتے پڑھتے ''رَج'' جائے۔ سمجھ نہیں آتی کہ قادیانیوں کے کس کس ظلم کی تصویر پیش کروں۔ عدل جماعت کے عنوان پر ایک تفصیلی مضمون بعد میں آئے گا اس وقت انسانی حقوق کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پاکستانی عدالتیں اور قادیانی جماعت کا نظام

قادیانیوں کا سب سے بڑا اعتراض اور دنیا میں پاکستان کو ظالم ثابت کرنے کے حوالے سے سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا' کوئی قادیانی چوری کے جرم میں سزا پائے یا بدعنوانی کی وجہ سے گرفت میں آئے' قادیانی جماعت میں سب لوگ اس سے ہمدردی کرتے ہوئے کہیں گے کہ قادیانی جو ہوئے سزا تو ہونی ہی تھی۔ یہ سزا صرف قادیانی ہونے کی وجہ سے ملی ہے۔

قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک کیس بھی ایسا نہیں ہوگا کہ کسی قادیانی کے خلاف عدالت میں کیس گیا ہو اور جج قادیانی کو بتائے بغیر اس کو صفائی کا موقع دیئے بغیر براہِ راست سزا سنا دے اور پھر وہ چیلنج بھی نہ ہو سکے۔ آج تک ایک کیس بھی ایسا نہیں گزرا اس حوالے سے قادیانی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے۔

ہوتا یوں ہے کہ کسی نے کسی قادیانی کے خلاف عدالت میں کیس کر دیا' عدالت قادیانی کو بذریعہ نوٹس کیس کے بارے میں مطلع کرے گی اور اسے مقررہ تاریخ پر طلب کرے گی۔ وہ قادیانی عدالت میں پیش ہوگا' اسے کیس (الزامات) کی پوری تفصیل بتائی جائے گی بلکہ کیس کی نقل دی جائے گی۔ اسے وکیل کرنے کا موقع دیا جائے گا اور اپنی صفائی میں جواب داخل کرنے کے لیے مناسب وقت (کچھ دن) دیا جائے گا' وہ قادیانی وکیل کی مدد سے جواب تیار کرے گا اور مقررہ تاریخ کو جمع کروا دے گا۔

کچھ دنوں' ہفتوں بعد دونوں فریقوں کے وکیل آمنے سامنے اس کیس سے متعلق بحث

کریں گے پھر جج دونوں فریقوں کو باری باری گواہ لانے اور دیگر ثبوت مہیا کرنے کا موقع دے گا۔ قادیانی کو پورا اختیار ملے گا کہ وہ نہ صرف اپنی صفائی بیان کرے بلکہ اپنے مخالف اور اس کے گواہوں پر خوب جرح کرے۔

اس طرح یہ کیس چلتے چلتے چھ ماہ ایک سال یا پانچ سال تک کا عرصہ لے گا۔ خوب بحث و تکرار کے بعد اگر فیصلہ قادیانی کے خلاف ہو جاتا ہے تو اس فیصلے کو درست سمجھا جانا چاہیے کیونکہ قادیانی کو خوب صفائی کا موقع ملا ہے مگر اس کے باوجود قادیانی کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ سیشن کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کرے اس اپیل پر (چیلنج پر) کیس دوبارہ شروع ہوگا۔ قادیانی کو ایک بار پھر صفائی کا موقع ملے گا' وکلاء دوبارہ بحث کریں گے' چار' چھ ماہ تک دوبارہ کیس چلنے اور واقعات کو کھنگالنے کے بعد اگر قادیانی کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے تو اب فیصلے کو درست سمجھا جانا چاہیے مگر قادیانی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دے۔ ہائی کورٹ میں ایک بار پھر کیس چلے گا' قادیانی کو صفائی کا خوب موقع ملے گا اب اگر چار' چھ ماہ بعد قادیانی کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے تو قادیانی کو پھر اختیار دیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ بھی جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ میں پھر کیس چلے گا اور کچھ عرصہ بعد اگر فیصلہ قادیانی کے خلاف ہو جاتا ہے تو اب قادیانی کو فیصلہ تسلیم کر لینا چاہیے مگر اس کے باوجود قادیانی کو مزید چانس یہ ملے گا کہ وہ سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دے کر ایک بار پھر انصاف کے لیے دستک دے سکے۔

اب اگر لوئر کورٹ سے سپریم کورٹ تک کیس چلنے میں چار یا چھ سال لگ جائیں اور قادیانی کو خوب صفائی کا موقع ملے تو اس فیصلے کو انصاف پر مبنی سمجھا جانا چاہیے اس طرح کی صفائی کا موقع قادیانیوں کو ملتا رہا ہے اور ملتا ہے مگر اس کے باوجود قادیانی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے اور انصاف نہیں ملتا۔ پاکستانی عدالتوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے آج تک ایک فیصلہ بھی ایسا نہیں دیا جس میں قادیانی کو صفائی کا موقع دیئے بغیر فیصلہ سنا دیا گیا ہو۔

قادیانیوں کا انصاف

اب ذرا قادیانیوں کا انصاف ملاحظہ کیجیے۔ قادیانی جماعت میں عدالت نام کی کوئی چیز نہیں البتہ دھوکہ دہی کے لیے دارالقضاء ایک ادارہ قائم ہے جس کے اختیارات امراء کو پریشان نہیں کرتے۔ قادیانیوں میں یہ عام بات ہے کہ امیر جماعت نے کسی کے خلاف لکھ دیا۔ قادیانی جماعت نے اس پر ایکشن لیتے ہوئے متعلقہ قادیانی کو سزا دے دینی ہے نہ کوئی انکوائری ہوگی اور

نہ ہی قادیانی کو جرم بتا کر صفائی کا موقع دیا جائے گا۔ بغیر جرم بتائے' بغیر انکوائری کے اور بغیر صفائی کا موقع دیئے سزا دینا اور پھر وہ سزا کسی طرح بھی چیلنج نہ کرے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کیا یہ انسانی حقوق کی پامالی نہیں ہے؟ دوسروں سے انصاف کی بھیک مانگنے والے خود کتنا ظالمانہ نظام رکھتے ہیں؟ ''اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت'' (اُردو دانوں سے درخواست ہے کہ قول و فعل میں اتنا ظالمانہ فرق رکھنے والوں کے لیے کوئی مناسب سا محاورہ ایجاد کریں' درج بالا محاورہ بہت نرم ہے) ذرا قادیانی جماعت کے امام اور سربراہ کا انصاف اور عدل کا معیار ملاحظہ کیجیے۔

قادیانی جماعت کے امام کا عدل

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد اپنے ایک ایسے عہدے دار کے بارے میں فیصلہ دیتے ہیں جس کے بارے میں قادیانی جماعت کے ادارے نظارت امورِ عامہ' نظارتِ مال' نظارتِ اصلاح وارشاد اور نظارتِ علیا کی طرف سے این او سی (NOC) جاری ہونے کے بعد خود اسے مقرر کیا ہے۔ (واضح رہے کہ قادیانی جماعت کے درج بالا ادارے حکومت کی منسٹری کے برابر کے ہیں) پورے ضلع میں کل تین عہدے داروں کی تقرری درج بالا اداروں کی سفارش اور کلیئرنس کے بعد کی تھی' ان میں سے ایک عہدے دار کے بارے میں فیصلہ سنا رہے ہیں' کہتے ہیں کہ:

''جہاں تک میری معلومات ہیں' آپ خرابی پیدا کرنے والے گروہ کے سربراہ ہیں۔ خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں مگر بتاتے سبھی یہی ہیں۔''

(**نوٹ**) مرزا طاہر احمد کے دستخطوں سے جاری ہونے والا اصل خط میرے پاس موجود ہے۔

قادیانی جماعت میں گھسا پٹا جو نظام چل رہا ہے (نظام جماعت پر الگ مضمون پیش کیا جائے گا) اس کے مطابق جس قادیانی کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا ہو' اس کے خلاف لوکل جماعت کی مجلس عاملہ قرارداد پاس کرے گی یا سزا کی سفارش کرے گی پھر لوکل امیر جماعت اس سفارش کو امیر ضلع پھر ناظر امور عامہ اور ناظر اعلیٰ تک پہنچائے گا پھر ناظر اعلیٰ امام جماعت سے سزا کی سفارش کرے گا مگر درج بالا کیس میں مرزا طاہر احمد تمام حدود و قیود کو عبور کرتے ہوئے جو کہہ رہے ہیں نہ اس بارے میں کوئی انکوائری ہوتی ہے نہ ہی الزام علیہ کو جرم یا الزام کا پتہ ہے نہ ہی خرابی کی تفصیل بتائی ہے اور نہ ہی اس کی کسی درخواست یا کیس کے جواب میں بلکہ ''سوال گندم اور

جواب چنا'' کے مصداق ایک علیحدہ مضمون کے خط کے جواب میں یہ فیصلہ فرما رہے ہیں۔

غور فرمایئے کہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک میری معلومات ہیں اب ان کی معلومات کے ذرائع یا تو نظارتیں ہیں یا پھر امیر ضلع۔ مقامی صدر جماعت اور مجلس عاملہ ہے جبکہ درج بالا کیس میں ان میں سے کسی نے کچھ کہا نہ لکھا' ان کے علاوہ کسی ذریعہ کی قانونی یا اخلاقی حیثیت نہیں ہے۔

غور فرمایئے' فرماتے ہیں کہ خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں گویا فیصلہ سنا دیا اب یہ فیصلہ چیلنج بھی نہیں ہوسکتا نہ صفائی کا موقع نہ چیلنج کے قابل اور نہ ہی جرم بتایا گیا ہے کہ کس جرم میں سزا دی جا رہی ہے پھر کہتے ہیں ''مگر بتاتے سبھی یہی ہیں'' (کنوں کچا)

گویا سنی سنائی بات پر ایسا فیصلہ دیا جا رہا ہے جو نہ صرف چیلنج نہیں ہوسکتا بلکہ بغیر انکوائری کے' بغیر جرم بتائے اور بغیر صفائی کا موقع دیئے سنی سنائی بات پر فیصلہ؟؟؟

یہ ہے قادیانی جماعت یا قادیانی جماعت کے امام کے عدل کی ہلکی سی جھلک۔ یہ جماعت کیسے دوسروں کو انسانی حقوق کا درس دے سکتی ہے۔ کیا یہاں انسانی حقوق پامال نہیں ہوئے کہ الزام علیہ کو پتہ ہی نہیں کہ اس نے کیا جرم کیا ہے نہ اس سے کوئی جواب طلب کیا گیا ہے نہ کوئی انکوائری ہوئی نہ مجلس عاملہ نے مداخلت کی نہ امیر جماعت نے نہ نظارتیں اثر انداز ہوئیں۔

یہ کیسا انصاف ہے؟ اور وہ بھی امام جماعت کی طرف سے جسے قادیانی ''خلیفہ وقت'' کہتے ہیں بلکہ ''خدا کا خلیفہ'' کہتے ہیں (اگر کسی قادیانی کو شک ہو تو اس مذکورہ خط کی فوٹو کاپی حاصل کرسکتا ہے)

قادیانی بتائیں کہ قیامِ پاکستان سے آج تک کسی جج یا عدالت بھی کبھی قادیانیوں کے خلاف ایسا فیصلہ دیا ہے؟ یقیناً نہیں تو پھر اپنے گھر کو سنبھالو' دوسروں کو عدل اور انسانی حقوق کا سبق نہ دو' انسانی حقوق کے حوالے سے شور اور واویلا بند کرو۔